نہج البلاغہ

علامہ السید الشریف الرضی (طاب ثراہ)

○ ترجمہ، تشریح، تفسیر، تقدیم ○

علامہ السید ذیشان حیدر جوادی

محفوظ بک ایجنسی ❁ مارٹن روڈ کراچی
Tel: 4124286- 4917823 Fax: 4312882
E-mail: anisco@cyber.net.pk

نہج البلاغہ

علامہ السید الشریف الرضی (طاب ثراہ)

○ ترجمہ، تشریح، تفسیر، تقدیم ○

علامہ السید ذیشان حیدر جوادی

محفوظ بک ایجنسی ❁ مارٹن روڈ کراچی
Tel: 424286 - 4917823 Fax: 4917823

جملہ حقوق بہ حق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: ______ نہج البلاغہ

مترجم: ______ علامہ السید ذیشان حیدر جوادی

پہلا ایڈیشن (ہندوستان): ______ مارچ۱۹۹۸ء

پہلا ایڈیشن (پاکستان): ______ مارچ۱۹۹۹ء

تعداد: ______ ۱۰۰۰

ناشر (ہندوستان): ______ تنظیم المکاتب، لکھنؤ

ناشر (پاکستان): ______ محفوظ بک ایجنسی۔ کراچی

قیمت: ______ ڈیلکس ایڈیشن -/250

سادہ ایڈیشن -/225

ضروری گذارش

پہلے ایڈیشن میں عربی حوالہ جات کے نشانات واضح نہیں ہیں۔ قارئین کی آسانی کے لیے اس ایڈیشن میں نشانات کو ○ دائرے اور اعداد کے ذریعے نمایاں کیا گیا ہے۔

قال الشريف: يعني بالأُود الاعوجاج، و باللد دالخصام. و هذا من أفصح الكلام.

٧١

و من خطبة له (عليه السلام)

في ذم أهل العراق

و فيها يوبخهم على ترك القتال و النصر يكاديتم، ثم تكذيبهم له

أَمَّا بَعْدُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ، فَإِنَّمَا أَنْتُمْ كَالْمَرْأَةِ الْحَامِلِ، حَمَلَتْ فَلَمَّا أَتَمَّتْ أَمْلَصَتْ وَ مَاتَ قَيِّمُهَا، وَ طَالَ تَأَيُّمُهَا، وَ وَرِثَهَا أَبْعَدُهَا. أَمَا وَاللهِ مَا أَتَيْتُكُمُ اخْتِيَاراً؛ وَلكِنْ جِئْتُ إِلَيْكُمْ (اتيتكم) سَوْقاً. وَ لَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تَقُولُونَ: عَلِيٌّ يَكْذِبُ، قَاتَلَكُمُ اللهُ تَعَالَى! فَعَلَى مَنْ أَكْذِبُ؟ أَعَلَى اللهِ؟ فَأَنَا أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِهِ! أَمْ عَلَى نَبِيِّهِ؟ فَأَنَا أَوَّلُ مَنْ صَدَّقَهُ! كَلَّا وَاللهِ. لكِنَّهَا لَهْجَةٌ غِبْتُمْ عَنْهَا، وَلَمْ تَكُونُوا مِنْ أَهْلِهَا. وَيْلُ أُمِّهِ كَيْلاً بِغَيْرِ ثَمَنٍ! لَوْ كَانَ لَهُ وِعَاءٌ. «وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ».

٧٢

و من خطبه له (عليه السلام)

علم فيها الناس الصلاة على النبي صلى الله عليه و آله

و فيها بيان صفات الله سبحانه و صفة النبي والدعاء له

صفات الله

اللَّهُمَّ دَاحِيَ الْمَدْحُوَّاتِ، وَدَاعِمَ الْمَسْمُوكَاتِ، وَ جَابِلَ الْقُلُوبِ عَلَى فِطْرَتِهَا: شَقِيِّهَا وَ سَعِيدِهَا.

املصت - بچہ کا اسقاط کر دیا
قیم - شوہر
تایم - بیوگی
ویلمہ - اس کی ماں کے لئے ویل ہے
لہجہ - وہ کلام جو لوگوں کی سمجھ سے بالاتر ہو
مدحوات - زمینیں
مسموکات - بلندیاں - آسمان
جابل - جبلت قرار دینے والا
فطرۃ - پیدائش کے بعد کی ابتدائی کیفیت

(۱) اہل عراق کی حالت کے لئے عجیب و غریب تشبیہ ہے۔ گویا یہ ایک عورت ہے جو بانجھ نہیں تھی بلکہ حاملہ ہوئی۔ پھر ۹ ماہ تک مشقت بھی برداشت کی۔ اور جب ولادت کا وقت آیا تو اسقاط کر دیا یعنی زندگی کا سہارا ہاتھ سے دیدیا۔ پھر شوہر بھی مر گیا اور ایک مدت تک دوسرا شوہر بھی نصیب نہیں ہوا اور وارث بننے والا پہلے ہی ساقط ہو چکا ہے تو اب اس کی میراث بھی باہر والے ہی لے گئے

(۲) کہاں وہ انسان جسے باب مدینۃ العلم اور نفس رسولؐ بنایا گیا ہو اور کہاں وہ قوم جو روز اول سے ان پڑھ ہو اور آخر تک جاہل رہ جائے۔ ایسے انسان کا کلام سمجھنے کے لئے ایسے ہی سامعین درکار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر نافہم آپ پر جھوٹ کا الزام لگا دیتے تھے جس طرح رسولؐ اکرم کو بھی "ساحر کذاب" کا لقب دیدیا کرتے تھے لیکن نہ پیغمبرؐ کاذب تھا اور نہ نفس پیغمبرؐ۔ قوم اس دور میں بھی جاہل تھی اور اس دور میں بھی نافہم تھی اور ایسی قوم سے ایسے ہی بیانات کی توقع کی جا سکتی ہے

مصادر خطبہ ۷۱ اختصاص ابن داب ص۱۵۵، ارشاد مفید ص۱۲۱، احتجاج طبرسیؒ ص۲۵۴، کافی ۲ ص۲۳۶، عیون الاخبار ابن قتیبہ ۲ ص۳۰۱، المجالس مفیدؒ ص۱۰۵، تذکرۃ الخواص ص۱۳۴، مجمع الامثال میدانی ۱ ص۳۳۲

مصادر خطبہ ۷۲ غریب الحدیث ابن قتیبہ، الغارات، بحار الانوار مجلسیؒ ۱۷ ص۱۶، ذیل الامالی ابو علی القالی ص۱۰۳، تہذیب اللغۃ ازہری، نہایۃ ابن اثیر، دستور معالم الحکم قضاعی ص۱۱۹، تذکرۃ الخواص ص۱۳۶، الصحیفۃ العلویۃ السماہیجی ص۳

۷۱ - آپ کے خطبہ کا ایک حصّہ

(اہل عراق کی مذمت کے بارے میں)

امابعد - اے اہل عراق ! بس تمھاری مثال اس حاملہ عورت کی ہے جو ۹ ماہ تک بچہ کو شکم میں رکھے اور جب ولادت
کا وقت آئے تو ساقط کردے اور پھر اس کا شوہر بھی مرجائے اور بیوگی کی مدت بھی طویل ہو جائے کہ قریب کا کوئی وارث
نہ رہ جائے اور دور والے وارث ہو جائیں [۱]

خدا گواہ ہے کہ میں تمھارے پاس اپنے اختیار سے نہیں آیا ہوں بلکہ حالات کے جبر سے آیا ہوں اور مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم لوگ
مجھ پر جھوٹ کا الزام لگاتے ہو۔ خدا تمھیں غارت کرے۔ میں کس کے خلاف غلط بیانی کروں گا ؟ [۲]
خدا کے خلاف ؟ جب کہ میں سب سے پہلے اس پر ایمان لایا ہوں۔
یا رسول خدا کے خلاف ؟ جب کہ میں نے سب سے پہلے ان کی تصدیق کی ہے۔
ہرگز نہیں ! بلکہ یہ بات ایسی تھی جو تمھاری سمجھ سے بالاتر تھی اور تم اس کے اہل نہیں تھے۔ خدا تم سے سمجھے۔ میں تمھیں جواہر پارے
ناپ ناپ کر دے رہا ہوں اور کوئی قیمت نہیں مانگ رہا ہوں۔ مگر اے کاش تمھارے پاس اس کا ظرف ہوتا۔ ! اور عنقریب تمھیں
اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

۷۲ - آپ کے خطبہ کا ایک حصہ

(جس میں لوگوں کو صلوات کی تعلیم دی گئی ہے اور صفات خدا و رسولؐ کا ذکر کیا گیا ہے)

اے خدا ! اے فرش زمین کے بچھانے والے اور بلند ترین آسمانوں کو روکنے والے اور دلوں کو ان کی نیک بخت یا بدبخت
فطرتوں پر پیدا کرنے والے،

له دحو الارض کے بارے میں دو طرح کے تصورات پائے جاتے ہیں۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ زمین کو آفتاب سے الگ کر کے فضائے بسیط میں لڑھکا
دیا گیا اور اسی کا نام دحو الارض ہے اور بعض حضرات کا کہنا ہے کہ دحو کے معنی فرش بچھانے کے ہیں۔ گویا کہ زمین کو ہموار بنا کر قابل سکونت بنا دیا
گیا اور یہی دحو الارض ہے۔ بہر حال روایات میں اس کی تاریخ ۲۵ ذی قعدہ بتائی گئی ہے جس تاریخ کو سرکار دو عالم حجۃ الوداع کے لئے
مدینہ سے برآمد ہوئے تھے اور تخلیق ارض کی تاریخ مقصد تخلیق سے ہم آہنگ ہو گئی تھی۔ اس تاریخ میں روزہ رکھنا بے پناہ ثواب کا حامل ہے اور یہ تاریخ
سال کے ان چار دنوں میں شامل ہے جس کا روزہ اجر بے حساب رکھتا ہے۔

۲۵ ذی قعدہ - ۱۷ ربیع الاول - ۲۷ رجب - ۱۸ ذی الحجہ

غور کیجئے تو یہ نہایت درجہ حسین انتخاب قدرت ہے کہ پہلا دن وہ ہے جس میں زمین کا فرش بچھایا گیا۔ دوسرا دن وہ ہے جب مقصد تخلیق کائنات
کو زمین پر بھیجا گیا۔ تیسرا دن وہ ہے جب اس کے منصب کا اعلان کر کے اس کا کام شروع کرایا گیا اور آخری دن وہ ہے جب اس کا کام مکمل ہو گیا
اور صاحب منصب کو " اکملت لکم دینکم " کی سند مل گئی۔

صفة النبي (ﷺ)

اجعل شرائف صلواتك، ونوامي بركاتك، على محمد عبدك ورسولك الخاتم لما سبق، والفاتح لما انغلق، والمعلن الحق بالحق، والدافع جيشات الأباطيل، والدامغ صولات الأضاليل، كما حمّل فاضطلع، قائما بأمرك، مستوفزا في مرضاتك، غير ناكل عن قدم، ولا واه في عزم، واعيا لوحيك، حافظا لعهدك، ماضيا على نفاذ أمرك، حتى أورى قبس القابس، وأضاء الطريق للخابط، وهديت به القلوب بعد خوضات الفتن والآثام، وأقام بموضحات الأعلام، ونيرات الأحكام، فهو أمينك المأمون، وخازن علمك المخزون، وشهيدك يوم الدين، وبعيثك بالحق، ورسولك إلى الخلق.

الدعاء للنبي (ﷺ)

اللهم افسح له مفسحا في ظلك، واجزه مضاعفات الخير من فضلك. اللهم وأعل على بناء البانين بناءه، وأكرم لديك منزلته، وأتمم له نوره، واجزه من ابتعاثك له مقبول الشهادة، مرضي المقالة، ذا منطق عدل، وخطبة فصل. اللهم اجمع بيننا وبينه في برد العيش، وقرار النعمة، ومنى الشهوات، وأهواء اللذات، ورخاء الدعة، ومنتهى الطمأنينة، وتحف الكرامة.

شرائف - شریفہ کی جمع ہے - پاکیزہ ترین
نوامی - مسلسل بڑھنے والی
ما سبق - گذشتہ نبوتیں
ما انغلق - دلوں اور عقلوں کے بند دروازے
جیشات - جیشہ کی جمع ہے - پتیلی کا ابال
اباطیل - باطل کی جمع ہے (غیر قیاسی)
صولات - صولہ کی جمع ہے
دامغ - دماغ پر وارد ہونے والی ضرب
اضطلع - مضبوطی کے ساتھ قیام کیا
مستوفز - تیز رفتاری سے کام کرنے والا
ناکل - پیچھے ہٹ جانے والا
قدم - میدان جنگ کی طرف سبقت
واہی - کمزور
واعی - محافظ
قبس القابس - آگ کا شعلہ جو مسافر کے لئے روشن کیا جاتا ہے
خابط - جو رات کے وقت غلط راستہ پر چلا جاتا ہے
خوضات - خوضہ کی جمع - ڈوب جانا
اعلام - علم کی جمع ہے جس نشان سے راستہ دریافت کیا جاتا ہے
علم مخزون - جو علم پروردگار نے خاص بندوں کو عطا کیا ہے
شہید - گواہ
بعیث - مبعوث
افسح لہ - وسعت عطا فرما
مضاعفات الخیر - نیکیوں کے درجات
قرار النعمہ - منزل نعمت
منی الشہوات - جمع منیہ تمنائیں اور خواہشات
رخاء الدعہ - سکون نفس کی فارغ البالی
تحف الکرامۃ - جو تحفے احتراما دیئے جاتے ہیں

اپنی پاکیزہ ترین اور مسلسل بڑھنے والے برکات کو اپنے بندہ اور رسول حضرت محمدؐ پر قرار دے جو سابق نبوتوں کے ختم کرنیوالے، دل و دماغ کے بند دروازوں کو کھولنے والے، حق کے ذریعہ حق کا اعلان کرنے والے، باطل کے جوش و خروش کو دفع کرنے والے اور گمراہیوں کے حملوں کا سر کچلنے والے تھے۔ جو بار جس طرح ان کے حوالہ کیا گیا انھوں نے اٹھا لیا۔ تیرے امر کے ساتھ قیام کیا۔ تیری مرضی کی راہ میں تیز قدم بڑھاتے رہے۔ نہ آگے بڑھنے سے انکار کیا اور نہ ان کے ارادوں میں کمزوری آئی۔ تیری وحی کو محفوظ کیا۔ تیرے عہد کی حفاظت کی۔ تیرے حکم کے نفاذ کی راہ میں بڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ روشنی کی جستجو کرنے والوں کے لئے آگ روشن کر دی اور گم کردہ راہ کے لئے راستہ واضح کر دیا۔ ان کے ذریعہ دلوں نے فتنوں اور گناہوں میں غرق رہنے کے بعد بھی ہدایت پالی اور انھوں نے راستہ دکھانے والے نشانات اور واضح احکام قائم کر دئے۔ وہ تیرے امانتدار بندہ، تیرے پوشیدہ علوم کے خزانہ دار، روز قیامت کے لئے تیرے گواہ، حق کے ساتھ بھیجے ہوئے اور مخلوقات کی طرف تیرے نمائندہ تھے۔

خدایا ان کے لئے اپنے سایۂ رحمت میں وسیع ترین منزل قرار دیدے اور ان کے خیر کو اپنے فضل سے دگنا چوگنا کر دے۔ خدایا ان کی عمارت کو تمام عمارتوں سے بلندتر اور ان کی منزل کو اپنے پاس بزرگ تر بنا دے۔ ان کے نور کی تکمیل فرما اور ان کی رسالت کے صلہ میں انھیں مقبول شہادت اور پسندیدہ اقوال کا انعام عنایت کر کہ ان کی گفتگو ہمیشہ عادلانہ اور ان کا فیصلہ ہمیشہ حق و باطل کے درمیان حد فاصل رہا ہے۔

خدایا ہمیں ان کے ساتھ خوشگوار زندگی، نعمات کی منزل، خواہشات و لذات کی تکمیل کے مرکز، آرائش و طمانینت کے مقام اور کرامت و شرافت کے تحفوں کی منزل پر جمع کر دے۔

لہ یہ اسلام کا مخصوص فلسفہ ہے جو دنیاداری کے کسی نظام میں نہیں پایا جاتا ہے۔ دنیا داری کا مشہور و معروف نظام و اصول یہ ہے کہ مقصد ہر ذریعہ کو جائز بنا دیتا ہے۔ انسان کو فقط یہ دیکھنا چاہئے کہ مقصد صحیح اور بلند ہو۔ اس کے بعد اس مقصد تک پہونچنے کے لئے کوئی بھی راستہ اختیار کر لے اس میں کوئی حرج اور مضائقہ نہیں ہے لیکن اسلام کا نظام اس سے بالکل مختلف ہے۔ وہ دنیا میں مقصد اور مذہب دونوں کا پیغام لے کر آیا ہے۔ اس نے "ان الدین" کہہ کر اعلان کیا ہے کہ اسلام طریقۂ حیات ہے اور "عند اللہ" کہہ کر واضح کیا ہے کہ اس کا ہدف حقیقی ذات پروردگار ہے۔ لہٰذا وہ نہ غلط مقصد کو مقصد قرار دینے کی اجازت دے سکتا ہے اور نہ غلط راستہ کو راستہ قرار دینے کی۔ اس کا منشاء یہ ہے کہ اس کے ماننے والے صحیح راستہ پر چلیں اور اسی راستہ کے ذریعہ منزل تک پہونچیں۔ چنانچہ مولائے کائنات نے سرکار دو عالمؐ کی اسی فضیلت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ آپ نے جاہلیت کے نقار خانہ میں آواز حق بلند کی ہے لیکن اس آواز کو بلند کرنے کا طریقہ اور راستہ بھی صحیح اختیار کیا ہے ورنہ جاہلیت میں آواز بلند کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ اس قدر شور مچاؤ کہ دوسرے کی آواز نہ سنائی دے۔ اسلام ایسے احمقانہ انداز فکر کی حمایت نہیں کر سکتا ہے۔ وہ اپنے فاتحین سے بھی یہی مطالبہ کرتا ہے کہ حق کا پیغام حق کے راستہ سے پہونچاؤ، غارت گری اور لوٹ مار کے ذریعہ نہیں۔ یہ اسلام کی پیغام رسانی نہیں ہے۔ خدا و رسولؐ کے لئے ایذا رسانی ہے جس کا جرم انتہائی سنگین ہے اور اس کی سزا دنیا و آخرت دونوں کی لعنت ہے۔